احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 18- نومبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 18- نومبر 1998ء 28 رجب 1419 ہجری- 18 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 257

استقامت کی جزاء

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا
عظیم جزاء عظیم ابتلا کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب اللہ کسی قوم سے پیار کرتا ہے تو انہیں ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ جو استقامت دکھائے اور خدا سے راضی رہے خدا بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور جو خدا سے ناراض ہو جائے خدا بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (جامع ترمذی ابواب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استقامت ایک ایسی چیز ہے کہ کہتے ہیں الاستقامہ فوق الکرامۃ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی، مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے۔ آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مر جائے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزارہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں، لیکن ایک ابراہیمؑ ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں اور ان کو ذریعہ دعا، ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے۔

یاد رکھو ایمان لانے والوں کا ایلام[1] برنگِ انعام ہو جاتا ہے۔ اور اس سے عوام کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گذری۔ اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے۔ جب ان کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ لگتا ہے۔ کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں، مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 516)

[1] دکھ۔ تکلیف۔

استقامت کے بغیر کوئی عمل نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کوئی عبادت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے ساتھ استقامت نہ ہو۔ قرب الٰہی کے ہزاروں ذرائع ہیں، لیکن جب تک ان میں سے کسی ایک پر استقامت نہ اختیار کی جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی اور کوئی عبادت نفع نہیں دے سکتی، بغیر اس پر استقامت اختیار کرنے کے۔ دنیا کے ہر کام میں بھی جب تک استقامت نہ ہو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ایک شخص کچھ بیمار ہوتا ہے اور کونین کھاتا ہے تھوڑی دیر بعد ست گلو پھانکتا ہے۔ کچھ دیر بعد کچھ اور کھالیتا ہے۔ تو اس کو فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ علاج تو اپنی جگہ صحیح ہوں گے۔ مگر ان میں سے ہر ایک کے ساتھ استقامت شرط ہے اور جس علاج کے ساتھ استقامت نہیں ہوتی۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ ہونے کے باوجود بھی بے فائدہ ثابت ہوتا ہے اور کوئی دوائی اس وقت تک اثر نہیں دکھا سکتی۔ جب تک استقامت کے ساتھ اسے استعمال نہ کیا جائے۔ اور وہ طبیعت کے مطابق ہو کر اپنا اثر نہ دکھائے، لیکن اگر جلد جلد ردو بدل کیا جائے گا تو دوائی خواہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی کیوں نہ ہو اپنا کوئی اثر نہیں دکھا سکے گی۔ ایک طبیب بھی نسخہ بدلتا ہے اور بدلتا رہتا ہے، لیکن جب کوئی نسخہ مریض کی طبیعت کے مطابق ہو جاتا ہے۔ تو پھر نہیں بدلتا اور اسی کو استقامت کے ساتھ استعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اگر اس مفید نسخہ کو بدل دے تو نتیجہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

(-)

یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ جو لوگ ایمان کو درست کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس پر استقامت دکھاتے ہیں۔ یعنی اپنے اعمال و عبادات میں ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو انہیں یہ کہتے ہیں کہ کسی بات سے مت ڈرو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ استقامت جب اللہ تعالیٰ کے متعلق آئے تو اس کے معنی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مداومت اختیار کرنا۔ اس لئے اس کے یہ معنی ہوئے کہ وہ لڑکھڑاتے نہیں بلکہ جو کام شروع کرتے ہیں اس پر مداومت اختیار کرتے ہیں، درمیان میں نہیں چھوڑ دیتے۔ استقامت کے معنی یہ بھی ہیں کہ جو کام شروع کیا جائے اس کو اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک کہ انجام کو نہ پہنچ جائے۔ استقامت کے معنی ہر ایک کام پر مداومت اختیار کرنے کے نہیں ہیں۔ کیونکہ جب ایک کام ہو جائے تو پھر اس کے پیچھے لگ رہنا کوئی دانائی کی بات نہیں (-)

حدیث میں آتا ہے (-) کہ آنحضرت ﷺ کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند اور پیارا تھا جس پر مداومت اختیار کی جاتی۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور اپنی عبادت گذاریوں کا ذکر کرنے لگی۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ تو آپ نے پوچھا کیا ذکر ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یہ عورت عبادت گذار ہے بہت عبادت کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا کو تو وہ عمل پسند ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے اسی طرح عبداللہ ابن عمرو ابن العاص کی روایت ہے کہ انہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (-) اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جو پہلے قیام لیل کیا کرتا تھا اور پھر اس نے چھوڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات آنحضرت ﷺ کو بہت ہی ناپسند تھی کہ جو عمل اختیار کیا جائے۔ اس پر مداومت نہ اختیار کی جائے۔ اسی لئے آپ نے عبداللہ کے سامنے اس شخص کا نام لے کر کہا کہ اس کی طرح نہ کرنا۔ ورنہ آپؐ کی عادت نہ تھی کہ کسی کا نام لے کر اس کا عیب بیان کریں۔ آگے حضرت عبداللہؓ نے اس بات کا لحاظ رکھا کہ روایت میں اس کا نام نہیں ظاہر کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی ہر روز دو رکعت نفل پڑھے تو وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے جو ایک ہی دن میں سو یا پچاس یا چالیس رکعت پڑھ کر پھر چھوڑ دے۔ اسی طرح وہ شخص جو ہر مہینہ میں ایک روزہ رکھتا ہے بہتر ہے اس کی نسبت جو ایک دفعہ تو سال بھر تک روزہ رکھتا ہے اور پھر نام نہیں لیتا۔ یا اسی طرح ایک شخص جو ایک دن محنت کرتا کرتا چوبیس گھنٹہ ختم کر دیتا ہے، لیکن پھر اس کام کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس کی نسبت وہ اچھا ہے جو روزانہ تھوڑا تھوڑا کرتا رہتا ہے۔ پس ہر کام میں استقامت کی ضرورت ہے اور استقامت کے سوا کوئی عمل نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔

(خطبات محمود جلد 6- 85، 89)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دِلبر مرا یہی ہے

نمبر 4

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

پاک زبان

مسروق کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے (آنحضرت ﷺ کا تذکرہ ہو رہا تھا) عبداللہ بن عمرو ہمیں حضورؐ کی باتیں بتا رہے تھے کہ دوران گفتگو عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضورؐ کی زبان پر کبھی کوئی ایسی بات نہیں آتی تھی جو ناپسندیدہ ہو۔ کبھی کوئی فحش کلمہ کوئی بے حیائی کی بات ہم نے حضورؐ کی زبان سے نہیں سنی نہ حضورؐ کو ایسی عادت تھی نہ حضورؐ تکلفاً کوئی ایسی بات کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو تم میں سے اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

(بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق)

خطرہ میں سب سے آگے

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم ﷺ ان کو آتے ملے آپؐ بات کی چھان بین کر کے واپس آ رہے تھے ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے۔ گھوڑے کی پیٹھ ننگی تھی۔

اور آپؐ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں کو سامنے سے آتے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں میں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ پھر آپؐ نے ابو طلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ہم نے اس کو اپنی تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو سمندر ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الحمائل)

مجھے بھی ثواب کی خواہش ہے

آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا۔ آنحضرت ﷺ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے۔ اور آپؐ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ اور حضرت ابولبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے۔

جب رسول کریم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یا رسول اللہ آپ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپؐ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 411۔ المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر بیروت)

گمشدہ پیالے کی قیمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک بڑا پیالہ کسی سے مستعار لیا۔ مگر وہ گم ہو گیا تو حضورؐ نے اس کا تاوان یعنی اس کی قیمت ادا فرمائی۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فیمن یکسر لہ شئی)

اب یہ اونٹ تیرا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں ایک اڑیل اونٹ پر سوار تھا جو میرے والد حضرت عمر کی ملکیت تھا اور میرے قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ بار بار سارے قافلہ سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمرؓ ناراض ہوتے اور اس کو پیچھے کرتے۔ جب حضور ﷺ نے ابن عمرؓ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ مجھے بیچ دو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو بغیر قیمت کے ہی پیش کر دیتا ہوں مگر حضورؐ نے باصرار ان سے اونٹ خرید لیا۔ اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

اے ابن عمرؓ اب یہ اونٹ تیرا ہے اس کے ساتھ جو چاہے کر۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذا اشتری بیعاً)

میرا خدا بچائے گا

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نجد کی طرف حضور کی قیادت میں جہاد کیا جب حضور اس جنگ غزوہ ذات الرقاع سے واپس لوٹے تو جابر بھی ساتھ لوٹے جابر کہتے ہیں کہ واپسی پر ہمیں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں آیا جس میں کثرت سے خاردار درخت اگے ہوئے تھے۔ حضور (اور قافلہ) وہاں اتر پڑے صحابہ حضورؐ کو چھوڑ کر اس خاردار درختوں کے جنگل میں درختوں کے سایوں کی تلاش میں ادھر ادھر بکھر گئے (حضورؐ کو اکیلا چھوڑ دیا) حضورؐ بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار لٹکا دی اور سو گئے۔ جابر کہتے ہیں پھر ہمیں اچھی گہری نیند آ گئی ہم سوئے ہوئے تھے کہ ہم نے حضورؐ کی آواز سنی جو ہمیں بلا رہے تھے ہم حضورؐ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بدو حضورؐ کے پاس بیٹھا ہے اس وقت حضورؐ نے ہمیں بتایا کہ میں سو رہا تھا کہ اس شخص نے میری تلوار میرے پر سونت لی۔ میری آنکھ کھل گئی اور یہ تلوار سونتے ہوئے سر پر کھڑا تھا۔ میں جاگا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے تو میں نے اسے جواب دیا اللہ۔ اب دیکھ لو یہی وہ شخص ہے جو یہاں بیٹھا ہے جابر کہتے ہیں کہ حضور نے اس اعرابی کو کوئی سزا نہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

الفضل خود خرید کر پڑھئے

حیاتِ جاودانی

خُدا کے ذکر سے ملتی دلوں کو شادمانی ہے
میں سچ کہتا ہوں یہ سچی صدائے آسمانی ہے

قلوبِ مومنیں اس سے ہی اطمینان پاتے ہیں
جنہیں راحت نہیں اس سے اُنہیں مرضِ نہانی ہے

خدا کی پاک راہیں کُھلتی آئی ہیں سدا اُن پر
جنہوں نے حق میں گم ہو کر اُسی کی بات مانی ہے

اسے جو یاد کرتے ہیں وہ انکو یاد کرتا ہے
خدا کے ذاکروں پر ہاں خدا کی مہربانی ہے

یہی ہے آرزو ان کی ستائش اس کی ہو ہر دم
خدا کی حمد و استغفار اُن کی زندگانی ہے

انہیں کب چین ہے اس بن وہ اُن سے کب ہے بے پرواہ
وہ اُس کے یار جانی ہیں وہ اُن کا یار جانی ہے

معلّم بن کے آیا ہے علومِ آسمانی کا
دلوں پر ہیبت حق اب تو اُس نے ہی بِٹھانی ہے

خدا کے جو کہ ہوتے ہیں خدا بھی اُن کا ہوتا ہے
خدا کے پاک بندوں کو حیات جاودانی ہے

حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

(الحکم 10- نومبر 1900ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

کراچی 26۔ اگست 1983ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

حجر اسود کہاں سے آیا تھا

ایک دوست نے حجر اسود کے بارہ میں سوال کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑا پرانا سوال ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی اٹھا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا تھا کہ جب پہلی بار خانہ کعبہ تعمیر ہوا تو یہ پتھر اس کے لئے آسمان سے اترا تھا اور جب زمین میں داخل ہوا تو یہاں کے گناہوں سے آلودہ ہو کر کالا سیاہ ہو گیا حالانکہ جب آسمان سے چلا تھا تو بالکل سفید پتھر تھا اس ارشاد نبوی ؐ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تمثیلی زبان میں بات ہو رہی ہے کیونکہ پتھر کے تو کوئی گناہ نہیں ہوتے اور نہ گناہ ان پر اثر کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ علاقہ جہاں خانہ کعبہ تعمیر ہوا وہاں آسمان سے شہب گرے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہو کہ پہلے خانہ خدا میں جو پتھر استعمال ہوں وہ ظاہری صورت میں بھی آسمان سے آئے ہوں اور ان پر ارشاد نبوی بالکل صادق آتا ہے کہ اگر آسمان سے پوری طرح سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضا میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے پتھر کا جو حصہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی یا کالی رنگت میں بدل جاتا ہے یہ ہرگز بعید نہیں کہ ایسا واقعہ ہوا ہو اور وہ پتھر جو گرے ہوں وہ خانہ کعبہ کی بنیادوں میں استعمال کئے گئے ہوں یہ نہ عقل کے خلاف ہے نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے نہ موقع و محل کے مضمون کے خلاف ہے۔ یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانہ کعبہ پر کئی دور آئے ہیں امتداد زمانہ سے یہ گھر مٹتا بھی رہا پھر بنتا رہا رفتہ رفتہ پرانے پتھر ضائع ہو گئے صرف یہی ایک پتھر بچا ہوا ہے جسے آغاز کی یاد کے طور پر سنبھال کر رکھا ہوا ہے اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو بوسہ دیتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ تو ایک پتھر ہی تو ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس سے شرک کا جو احتمال تھا اس کی نفی ہو جاتی ہے۔

تقدیر اور اس کی حقیقت

تقدیر سے متعلق ایک دوست کے سوال پر فرمایا۔ یہ سوال اپنی ذات میں جائز ہے اور درست ہے لیکن ہر سوال کا نہ تو پوری طرح مفہوم بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہر سوال کا جواب ہر ایک کی سمجھ میں آ سکتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے جن سوالوں سے منع فرمایا ان میں ایک تقدیر کا سوال بھی تھا۔ آپ نے خاص طور پر زور دے کر فرمایا کہ تقدیر کا مسئلہ تمام عقلوں سے بالا ہے اس پر زیادہ سوال نہ کیا کرو اس مسئلہ میں زیادہ تردد نہ کیا کرو۔ ہو سکتا ہے تم ٹھوکر کھا جاؤ اور گمراہ ہو جاؤ۔

فرمایا یہ جو کہا جاتا ہے کہ موت کا دن مقرر ہے طریقہ مقرر ہے۔ محض ایک موہوم خیال ہے جس پر تقدیر جیسے اہم اور پیچیدہ مسئلے کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ تقدیر کے متعلق اس طرح کی باتیں کرنا ایک بہت غیر معقول طریقہ ہے اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے مترادف ہے اور سوال کو فی ذاتہ لغو بنا دیتا ہے۔ تقدیر الٰہی ایک بہت ہی مشکل اور سنجیدہ مضمون ہے اکثر فلاسفر اپنی عمریں ضائع کرنے کے باوجود اس مسئلہ کو حل نہ کر سکے۔ آپ نے فرمایا اس سوال کی بنیاد خالصتہً قرآن اور حدیث پر ہونی چاہئے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ تقدیر موجود ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں بندھی ہوئی ہے وہ کس قسم کی تقدیر ہے اور کس طرح روبہ عمل آتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک تقدیر عام ہے اس کے تابع جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ ایک قانون کے تابع ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ہر چیز اس قانون کے دائرہ میں آتی ہے وہ متاثر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے کہ کون اس کے قانون کی کب خلاف ورزی کرے گا لیکن جو قانون سے ٹکراتا ہے اور سزا پاتا ہے وہ خدا کے علم کی وجہ سے نہیں پاتا بلکہ چونکہ اس نے سزا پانی تھی اس لئے خدا کے علم میں ہے۔ یہ ہے اصل مضمون جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا ریکارڈنگ سسٹم ہے جس میں ہر چیز محفوظ ہوتی چلی آ رہی ہے۔ کائنات کے ہر ذرہ کی ہر حرکت اس ریکارڈ پر آ جاتی ہے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حساب چل رہا ہے اس حساب سے کوئی چیز باہر نہیں۔ یہاں تک کہ ارب ہا ارب سال پہلے جب کائنات کا آغاز ہوا ہے اس کی ریڈیائی لہریں آج تک موجود ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا نظام کتنا حیرت انگیز طور پر ہر چیز کو منضبط کر رہا ہے اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات پیدا کی اس میں کامل نظام بنایا جو ہر چیز پر حاوی اور جاری و ساری ہے چنانچہ آیت الکرسی اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے قوانین مقرر فرما دیئے ہیں جو چیزیں ان قوانین کے تابع روبہ عمل آتی ہیں اور قوانین قدرت کی چار دیواری کے اندر رہتی ہیں وہ محفوظ رہتی ہیں اور ترقی کرتی چلی جاتی ہیں جو ان کو رد کر دیتی ہیں اور ان سے مستغنی ہو جاتی ہیں وہ لازماً مار کھا جاتی ہیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ ان سب چیزوں پر خدا کا علم حاوی ہے لیکن قانون قدرت سے ٹکرانے کی وجہ سے جو مختلف حادثات رونما ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہنا تو درست ہے کہ وہ خدا کے علم میں تھے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ علم کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئے۔ تقدیر الٰہی کا یہ وہ حقیقی تصور ہے جس کے سامنے اس مسئلہ پر اٹھنے والے بعض سوالات خود بخود گر جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت وسیع اور مشکل مضمون ہے۔ اس کے متعلق عدم علم کی وجہ سے غلط مفروضے بنا کر اعتراض کئے جاتے ہیں۔

سود اور تجارتی نفع میں کیا فرق ہے

ایک دوست کے سوال پر کہ ایک شخص بینک میں روپیہ جمع کرواتا ہے اور مقررہ شرح کے مطابق نفع لیتا ہے جسے سود کہا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص اپنے روپیہ سے بلڈنگ بنا کر کرایہ پر دے دیتا ہے تو یہ جائز۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سوال کو خود قرآن کریم میں بیان فرمایا ہوا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں تجارت اور ربوٰا تو ایک جیسی چیزیں ہیں مگر اللہ نے ایک کو حلال اور دوسری کو حرام قرار دیا۔ اس مسئلہ کو باریک نظر سے دیکھا جائے تو فرق نمایاں ہے۔ مثلاً عمارت بنوانا اقتصادیات اور قانون قدرت کے طبعی قوانین کے تابع ہے۔ عمارت بنواتے وقت کچھ خطرات مول لینے پڑتے ہیں مثلاً غلط قسم کا میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے عمارت کے منہدم ہو کر یا طبعی قانون کے تابع زمین میں دھنس جانے کی وجہ سے روپیہ ضائع بھی ہو سکتا ہے اور کبھی اچانک اقتصادی حالات بدلتے ہیں تو اس کی قیمت گر جاتی ہے پھر عمارت کی Maintenance کی ذمہ داریاں ہیں جو مالک ادا کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جہاں تک سود کی آمد کا تعلق ہے وہ ایک مقررہ منافع ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور روپیہ رکھوانے والے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر بینک میں اس کا سارا روپیہ ضائع بھی ہو جائے تب بھی قانوناً بینک اس کو واپس کرنے کا ذمہ دار ہے یہ اس مسئلہ کے گہرے مطالعہ سے سود کی حرمت اور تجارت کی حکمت میں ایک اور بنیادی اور حقیقی فرق نظر آتا ہے کہ سودی کاروبار کرنے والوں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی رو سے نہ کوئی تعمیری کام ہوتا ہے نہ کوئی چیز Produce ہوتی ہے جبکہ مکان بنانے میں بنی نوع انسان کے مفادات وابستہ ہیں۔ سودی نظام سے ایسی سوسائٹی پروان چڑھتی ہے جس کی اپنی شمولیت اقتصادی معاملات میں کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سارا روپیہ ایسے ہاتھوں میں جا کر اقتصادی کاروبار چلاتا ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری کو تقویت ملتی ہے اور عوام الناس کا ان لوگوں سے اقتصادی فاصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے ایسی صورت میں روپیہ پر منافع محض ایک دھوکا بن کر رہ جاتا ہے کیونکہ اس طرح جب بڑے لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ اکٹھا ہو کر بڑی بڑی اقتصادی مشین چلاتا ہے تو اس صورت میں یہ فیصلہ کرنا ان کے بس میں ہوتا ہے کہ فرد نے روپیہ پر جو منافع لیا ہے اس کا فائدہ اس کو پہنچائیں یا نہ پہنچائیں چنانچہ جب وہ فائدہ نہیں پہنچانا چاہتے تو Inflation یعنی افراط زر کا رخ تیز کر کے روپے کی قیمت گرا دیتے ہیں جبکہ مکان بنوانے میں الاماشاء اللہ یہ صورت نہیں ہوتی سودی روپیہ کا انفرادی سوسائٹی میں بھی دھوکا ہو رہا ہے اور قومی طور پر بھی۔ غریب قومیں سودی نظام کی چکی میں پس رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں ان کا خون چوس رہی ہیں۔ بظاہر منافع کی صورت میں جو پیسہ ملتا ہے اس سے کہیں زیادہ افراط زر کی وجہ سے پیسے کی قیمت گر جاتی ہے اور روپیہ منفی قدر اختیار کر جاتا ہے لیکن اگر کسی نے مکان بنانے کے لئے پلاٹ خریدا ہو تو قیمت دگنی تگنی ہو جاتی ہے۔ یہ تجارت ہے اور وہ سود ہے۔ قرآن کریم نے سود سے منع کیا اور تجارت کی اجازت دی جو حکمتوں پر مبنی ہے۔

قبر کا عذاب

عاقبت کی فکر میں عذاب قبر حشر و نشر اور جزاء و سزا کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ان مجالس میں سوالات ہوئے حضرت صاحب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے مختلف افراد کے قبر کے عذاب کی مختلف نوعیتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا مرنے کے بعد ہر روح کے مزاج اور حالات کے مطابق ایک شعور بیدار ہو گا اور وہ شعور اس کو یہ بتائے گا کہ وہ کس سمت کی طرف جا رہا ہے طمانیت کی طرف جا رہا ہے یا بے چینی کی طرف۔ دونوں قسم کے آثار اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ حشر و نشر سے پہلے قبروں میں رہنے کا ایک بہت لمبا زمانہ ہے جس کی مثال ماں کے پیٹ میں جنین کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جنین نے اپنے سفر کا آغاز ایک کیڑے کی حالت میں کیا جبکہ مرنے کے بعد انسانی روح اپنے سفر کا آغاز ایک باشعور ہستی ہونے کی حالت میں کرتی ہے۔ پیدائش اول نفس واحدہ سے ہوئی تو پیدائش ثانی بھی نفس واحدہ کی طرح ہو گی اور نفس واحدہ کی پیدائش کس طرح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا غور کرو ماں کے پیٹ میں ہم تمہیں کیا شکلیں دیتے ہیں جس طرح وہ خلق ہوتی ہے اسی طریق پر اخروی خلق بھی ہو گی۔ مرنے کے بعد حشر و نشر تک کا سارا فاصلہ طے کئے جانے کے دوران وہ اس دنیا سے منقطع نہیں ہوں گے۔ ان سے جب پوچھا جائے گا کہ کتنا عرصہ دنیا میں رہے تو وہ کہیں گے..... ایک دن یا دن کا بھی ایک معمولی حصہ جو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہے گزرا ہوا وقت جتنا پیچھے رہ جائے اتنا چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ دنیا کی زندگی کی مثال دے کر بتا دیا کہ یوم حشر کا فاصلہ بھی چند لمحوں سے زیادہ محسوس نہیں ہو گا گویا ایک ثانیہ آیا اور گزر گیا۔ یہ سارا زمانہ جس میں مختلف حالتیں رونما ہوتی ہیں قبر کا زمانہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم صاحب

خدا کی راہ میں دینے والا مفلس نہیں ہوگا

اللہ تعالیٰ جب کسی کو مامور بناتا ہے تو زمین و آسمان کی قوتیں اس کی تائید میں لگا دیتا ہے خدا تعالیٰ اسے ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرماتا ہے جن کے دلوں میں ان کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے اور ایسے دل عطا فرماتا ہے جو اس کی ہر آواز پر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے وہ دل دیئے ہیں جو میری ہر آواز پر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔"

جس طرح آغاز میں میں نے ذکر کیا کہ آسمانی قوتیں اس کی تائید میں لگی ہوئی ہوتی ہیں اس سے مجھے حضرت مسیح موعود کے ساتھ پیش آمدہ واقعہ یاد آگیا۔ آپ ایک دفعہ ایک سفر پر جانے کے لئے تانگہ پر سوار ہونے لگے۔ گرمی کا موسم تھا۔ سائے والی طرف ابھی بیٹھنا ہی چاہتے تھے کہ ایک ہندو تیزی کے ساتھ لپک کر اس طرف بیٹھ گیا۔ حضرت مسیح موعود بھی بڑے وقار کے ساتھ دوسری طرف بیٹھ گئے۔ جس طرف دھوپ تھی مگر عجیب خدا کی قدرت۔

اچانک ایک بدلی نمودار ہوتی ہے۔ سارے راستے وہ آپ کے اوپر سایہ فگن رہتی ہے واپسی پر بھی چشم فلک نے یہی نظارہ دیکھا۔

اس واقعہ سے میرا استدلال یہ ہے کہ مامور زمانہ کی پشت پناہی آسمان کرتا ہے۔ ہمیں اگر کسی خدمت کا موقع ملتا ہے تو یہ ہمارے لئے اعزاز ہے۔ خوش بختی ہے۔ سعادت ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ اموال کی قربانی کے حوالے سے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

تم محتاج ہو خدا محتاج نہیں۔

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں تکرار کے ساتھ یہی مضمون بیان فرمایا ہے۔

کہ "میں پیسوں کی غرض سے نہیں بلکہ آپ کو بچانے کے لئے یہ خطبات دے رہا ہوں" یہ تو قطعی اور یقینی امر ہے کہ خدا کی خاطر اموال خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ طرح طرح کی مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اموال جتنے بھی ہوں اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو تو انسان کے کس کام کے۔ مجھے یاد آیا گوجرانوالہ کا ایک کروڑ پتی شخص جو فیکٹریوں کا مالک ہے اس کے منہ کا ذائقہ ختم ہو چکا ہے۔

لالہ موسیٰ کے ایک علاقہ میں میں گیا۔ مجھے ایک مربی صاحب نے بتایا کہ یہاں ایک شخص کی کمر میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ اس کے عزیز و اقارب روزانہ بازار سے قیمہ خرید کر اس گڑھے میں ڈالتے تھے تاکہ کچھ دیر اس اذیت سے بچا رہے۔

تو اموال جتنے بھی ہوں جب تک آسمان سے اس میں برکت نہ پڑے اور خدا تعالیٰ بیماریوں سے محفوظ نہ رکھے تو اموال کس کام کے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کراچی کے ایک دوست کا ذکر فرمایا جنہوں نے حضور کے امریکہ والے خطبات سن کر پیش کش کی کہ جن لوگوں کا چندہ آپ واپس کریں گے میں وہ رقم ادا کرنے کے لئے تیار ہوں خواہ ایک کروڑ ہو۔

فرمایا۔

اللہ ان کا اخلاص قبول کرے۔ جماعت کو اس کی ضرورت نہیں مالی قربانی کے متعلق جو خطبات دیئے گئے تھے وہ پیسوں کے لئے نہیں دیئے تھے۔ لوگوں کے لئے دیئے تھے کہ اپنی اصلاح کریں اور مقبول ٹھہریں۔

(الفضل 20۔ جولائی 98ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ایک بہت اہم نصیحت فرمائی اور بنگلہ دیش کے حوالے سے ایک مثال بھی بیان فرمائی۔ جس کا تذکرہ الفضل میں اس طرح ہے۔

بنگلہ دیش کے احمدیوں سے ملاقات میں حضرت صاحب نے فرمایا بنگلہ دیش کا کوئی نمائندہ مقرر کیا جائے اور جو جو بنگالی احمدی جرمنی میں ہیں ان کی ایک فہرست بنائے۔ اور ان کا جماعت سے رابطہ مستحکم کیا جائے۔ ان کے بارے میں دیکھا جائے کہ وہ چندہ شرح کے مطابق ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا جو لوگ اللہ کے راستہ میں کھل کر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ ان کی حفاظت فرماتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں دینے سے بخل کرتے ہیں اللہ بھی ان سے کنجوسی کرے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں گنتی کے تھوڑے سے پیسوں کی بات نہیں کر رہا۔ میں تو ان کو بچانے کی بات کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا اس بات کا ثبوت کہ مجھے بنگلہ دیش کے احمدیوں کے پیسے سے کوئی دلچسپی نہیں یہ ہے کہ بنگلہ دیش کے ایک احمدی مجھے لاکھوں دے رہے تھے۔ مگر جب میں نے معلوم کیا تو ان کے چندہ کا حساب صاف نہیں تھا۔ اس پر میں نے جماعت سے کہا کہ ان سے ایک پیسہ بھی نہیں لینا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے پیسے سے کوئی دلچسپی نہیں۔

(الفضل 31۔ اگست 1998ء)

بٹوہ مل گیا

چند سال پیشتر روزنامہ الفضل میں اسی مضمون کا ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ شائع ہوا تھا۔

ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک سفر کے دوران تیر کر دریا عبور کرنا پڑا۔ میں نے لنگوٹ کس لیا اور اپنے کپڑے وغیرہ عمامے میں لپیٹ کر سر پر باندھ لئے۔ اور اپنا بٹوہ جس میں مبلغ سترہ صد روپے تھے وہ بھی اسی میں باندھ لئے۔ چنانچہ جب دریا عبور کر چکا تو کپڑے کھولنے پر معلوم ہوا کہ بٹوہ دریا میں گر گیا ہے پریشانی تو طبعی بات تھی۔

مگر میں سوچ میں پڑ گیا کہ خدایا میں تو تمام چندے باقاعدگی کے ساتھ اور شرح کے مطابق ادا کرتا ہوں۔ میرا نقصان کس وجہ سے ہوا۔ سوچتے سوچتے یکدم مجھے خیال آیا کہ میں نے الفضل کے لئے پانچ صد روپے کا وعدہ کیا تھا اس کی ادائیگی رہ گئی تھی ہو سکتا ہے یہ تنبیہہ اسی غرض سے ہوئی ہو۔

چنانچہ گھر آکر بچوں کو میں نے سارا احوال سنایا اور کہا فوری طور پر پانچ سو روپے مرکز ارسال کر دو۔ انہوں نے کہا سترہ سو دریا میں گرا آئے ہیں پانچسو کی ادائیگی کے لئے کہہ رہے ہیں اور یہ تو بائیس سو روپے ہو گئے۔

میں نے کہا جو میرے ذمہ واجب الادا رقم ہے فوری ادا کی جائے یہی ایک ذریعہ ہے نقصان کی تلافی کا چنانچہ فوری طور پر پانچ سو روپیہ مرکز ارسال کر دیا گیا۔

چند دن گزرنے کے بعد میں نے ایک عجیب معجزہ دیکھا۔ میرا دروازہ کھٹکا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی میرا وہی بٹوہ جو گر گیا تھا لئے ہوئے کھڑا ہے۔ میں نے حیرانی سے پوچھا یہ آپ کو کہاں سے ملا ہے۔ اس نے کہا کہ میں ماہی گیر ہوں۔ ایک دن میں نے ایک ایسی مچھلی پکڑی جس کے منہ میں کوئی چیز اٹکی ہوئی تھی۔ میں نے فوری طور پر نکالی تو کیا دیکھتا ہوں وہ تو ایک بٹوہ ہے۔ بٹوہ کھولنے پر معلوم ہوا سترہ سو روپے کی رقم ہے اور ساتھ آپ کا شناختی کارڈ بھی تھا اس لئے اسی ایڈریس کے مطابق ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں آپ تک پہنچا ہوں۔ یہ رہی آپ کی امانت۔ میں اس حیرت انگیز کرشمہ الٰہی پر حیران و ششدر رہ گیا اور چندے کی برکت سے میری ڈوبی ہوئی رقم خدا نے مجھے معجزانہ طور پر لوٹا دی۔

احسان ہے

ملک خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اپنے زمانہ ملازمت میں اپنی طرف سے اور اپنے ایک ملازم کی طرف سے شروع تحریک سے' نہایت شاندار قربانی کرتے رہے ہیں۔ آپ کی ملازمت کے زمانہ کا چندہ تمام جماعتوں اور براہ راست ادا کرنے والے افراد سے زیادہ رہا۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ نے اپنی قربانی کا معیار نصف سے زیادہ قائم رکھا۔

آپ نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ۔

اس عاجز پر بہت احسان ہے کہ حضور نے اس حقیر کی رقم کو قبول فرمایا ہے ورنہ میرے کاموں پر ادھر ادھر خرچ ہو جاتی۔

(بحوالہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص 332)

آمد دگنی ہو گئی

ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ میں ایک جگہ ملازم تھا اور میری تنخواہ 2500 روپے تھی۔ لیکن میں نے چندہ 1800 روپے پہ لکھوایا ہوا تھا۔ ایک دن خطبہ جمعہ میں ہمارے مربی صاحب نے تفصیل سے چندوں کی شرح کے ساتھ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ خدا قادر ہے کہ تمہارے اموال میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تم کنجوسی کرو تو تمہارے اموال کم کر دے۔

مجھ پر ان کی بات کا بہت اثر ہوا چنانچہ میں نے آتے ہی سیکرٹری صاحب مال کے ساتھ رابطہ کر کے پوری شرح کے مطابق چندہ لکھوا دیا۔ (یعنی پہلے 1800 آمد لکھوائی تھی اور اب پوری آمد یعنی 2500 روپے کا بجٹ لکھوا دیا)

خدا کی شان دیکھیں اسی مہینے مجھے پہلی ملازمت سے بھی اچھی ملازمت مل گئی اور آپ حیران ہوں گے کہ پہلی ملازمت سے مجھے 2500 روپے ملتے تھے نئی ملازمت سے پانچ ہزار ملنا شروع ہو گئے۔ یعنی دوگنا رقم ملنا شروع ہو گئی۔

قربانی + انعام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ (دین) کی ترقی کا وہ زمانہ تمہیں نصیب ہوا ہے جو پھر کبھی نہیں آئے گا۔ جس طرح یہ درست ہے کہ (دین) جتنا اب گرا ہے اتنا کبھی نہیں گرے گا۔ اسی طرح یہ بھی یقینی امر ہے کہ جس شان سے (دین) اب بڑھے گا اتنا آئندہ کبھی نہیں بڑھے گا۔ اور تمہیں خدا نے قربانی کرنے کا جو موقعہ دیا ہے وہ آئندہ کسی کو میسر نہ آئے گا..... اور آج تمہی ہو جنہوں نے اپنے خدا کی عزت اور عظمت دنیا میں دوبارہ قائم کرنی ہے۔ جس قربانی کے لئے تمہیں بلایا جا رہا ہے وہ ہیچ ہے اس اجر کے مقابلہ میں جو اس کے بدلہ میں تمہارے لئے مقدر ہے۔

تمہیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں تحریک جدید کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں صدر انجمن کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ تمہیں لوکل انجمن کی طرف سے قربانی کے لئے بلایا جائے گا۔ شاید تمہیں خیال آئے کہ کیوں چاروں طرف سے تمہارے لئے ہی قربانی قربانی کی آواز آ رہی ہے۔

مگر یاد رکھو جب زمین میں ہر طرف سے تمہارے لئے قربانی قربانی کی آواز اٹھ رہی ہوگی تو عین اس وقت اس کے بالمقابل آسمان پر ہر طرف سے تمہارے لئے انعام انعام انعام کی آواز اٹھ رہی ہوگی۔ پس اس کام کو چھوٹا مت سمجھو۔ بلکہ بڑا سمجھو اور اس کام کی نوعیت اور اہمیت کے مطابق ہی تم قربانی پیش کرو۔

(الفضل 31۔ اکتوبر 1950ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہاردھم ص 282)

زیور واپس آگیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ایک بہت دلچسپ واقعہ احمدی خاتون کی ذہانت کا ہے جو احمدیت سے باہر ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ خاص احمدیت کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں اس قسم کے واقعات رونما فرما رہا ہے۔ ضلع شیخوپورہ کی ایک خاتون اپنے خاوند کے ساتھ موٹر میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونی معلومات

غزالہ ناہید خان صاحبہ

تعزیرات پاکستان دفعات جرم، سزا

تعزیرات پاکستان کی رو سے کسی جرم کی تعریف اور سزا کا تعین کرنے کے لئے جو عبارتیں وضع کی گئی ہیں انہیں دفعات کہتے ہیں اور ان کو نمبروں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی چند اہم اور روزمرہ نظر میں آنے والی دفعات کا تعارف درج ذیل ہے۔

دفعہ 144۔ خلاف قانون مجمع میں مسلح ہو کر شرکت کرنا

کوئی شخص جو کسی مہلک ہتھیار سے یا کسی چیز سے مسلح ہوتے ہوئے (کسی مجمع میں شامل ہو) جس کو اگر جارحانہ ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے موت واقع ہو جائے تو وہ مجمع خلاف قانون کا رکن کہلاتا ہے۔

ضابطہ۔ بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔ وارنٹ قابل ضمانت ناقابل راضی نامہ۔ ہر مجسٹریٹ سماعت کر سکتا ہے۔

سزا۔ دو سال قید۔ جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت۔

دفعہ 148۔ مسلح ہو کر بلوہ کرنا

اگر کوئی شخص مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر بلوہ کرے اور اس کے اس فعل سے دوسرے کی ہلاکت کا خدشہ ہو۔

ضابطہ۔ قابل ضمانت وارنٹ۔ ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ اول و دوئم۔

سزا۔ تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت

دفعہ 182۔ جھوٹی رپوٹ کرنا

اگر کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو غلط رپورٹ یہ جانتے ہوئے دے کہ مذکورہ اطلاع جھوٹی ہے اور اس اطلاع کی وجہ سے اس شخص کو تکلیف پہنچ سکتی ہے جس کے خلاف رپورٹ کی جا رہی ہے۔ تو اطلاع دینے والے نے مندرجہ بالا دفعہ کے تحت جرم کیا ہے۔

ضابطہ۔ بلا وارنٹ گرفتار نہیں ہو سکتا۔ سمن قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ قید محض چھ ماہ جرمانہ ایک ہزار۔

دفعہ 193۔ جھوٹی گواہی

جو کوئی شخص کسی عدالتی کارروائی کے معاملے پر جھوٹی گواہی دے یا عدالتی کارروائی کے کسی مرحلے پر استعمال کیے جانے کی غرض سے جھوٹی گواہی کی جعل سازی کرے تو اس کو مندرجہ بالا دفعہ کے تحت سزا دی جائے گی۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی۔ وارنٹ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول (متعلقہ عدالت کا استغاثہ ضروری ہے)

سزا۔ سات سال قید اور جرمانہ۔

دفعہ 194۔ کسی کو پھانسی دلوانے کے لئے جھوٹی گواہی دینا

جو کوئی جھوٹی گواہی یا اس کی جعل سازی اس نیت سے کرے کہ اس کے باعث کسی شخص کو کسی ایسے جرم میں سزایاب کرائے جو کسی فی الوقت نافذ العمل قانون کی رو سے سنگین ہو تو مندرجہ بالا دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہو گا۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی۔ وارنٹ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن۔ وکیل استغاثہ ضروری ہے۔

سزا۔ حبس دوام یا اتنی مدت کے لئے سزا جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

دفعہ 211۔ جھوٹا مقدمہ دائر کرنا

اگر کوئی شخص کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جھوٹے مقدمہ میں پھنسائے۔ اس کے خلاف فوجداری کارروائی دائر کرے یہ جان کر کہ متعلقہ شخص بے گناہ ہے یا کسی شخص پر کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا جھوٹا الزام لگائے تو وہ مندرجہ بالا دفعہ کے تحت مجرم متصور ہو گا۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی۔ وارنٹ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول یا سیشن کورٹ۔

سزا۔ اگر مذکورہ فوجداری کارروائی کسی ایسے جرم کے جھوٹے الزام پر دائر کی جائے جس کی سزا موت۔ حبس دوام یا سات سال یا اس سے زیادہ کے لئے قید ہو تو اسے ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو سات سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

دفعہ 212۔ مجرم کو پناہ دینا

اگر کسی مجرم کو اس نیت سے چھپا لیا جائے کہ اس کو قانونی سزا سے بچایا جائے تو پناہ دینے والا دفعہ مذکورہ کے تحت سزا کا مستوجب ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی۔ وارنٹ۔ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

سزا۔ اگر جرم سنگین ہو تو۔ پانچ سال سزائے قید اور جرمانہ۔

دفعہ 216۔ اشتہاری مجرم کو پناہ دینا

اگر کسی مجرم کو اس نیت سے چھپا لیا جائے کہ وہ گرفتاری سے بچ جائے اور وہ مجرم اشتہاری بھی ہو تو مندرجہ بالا دفعہ کا اطلاق ہو گا۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی۔ وارنٹ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

سزا۔ اگر مجرم دس سال قید کا مستوجب ہے تو پناہ دینے والے کو تین سال قید اور جرمانہ اور اگر مجرم ایک سال سزائے قید کا مستوجب ہے تو پناہ دہندہ کو مجرم کی سزا کا ایک چوتھائی حصہ سزا دی جائے گی۔

دفعہ 228۔ توہین عدالت

اگر کوئی شخص کسی عدالتی کارروائی کے اجلاس میں توہین یا خلل کا باعث بنے تو مجرم متصور ہو گا۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول۔

عدالت کی طرف سے استغاثہ ضروری ہے۔

سزا۔ چھ ماہ قید۔ ایک ہزار جرمانہ۔

دفعہ 290۔ امر باعث تکلیف عام کا ارتکاب

اگر کوئی شخص اپنے کسی ایسے فعل سے خاص و عام کو تکلیف پہنچائے جو مجموعہ قوانین کی رو سے بصورت دیگر مستوجب سزا نہ ہو تو اسے مندرجہ ذیل سزا دی جائے گی۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ کوئی مجسٹریٹ، سرسری سماعت ہو سکتی ہے۔

سزا۔ صرف 200 روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 295 الف

کسی جماعت کے مذہب یا مذہبی اعتقادات کی تذلیل کرنا اس کے مذہبی جذبات کی بے حرمتی کی نیت سے کینہ ورانہ اور ارادی افعال بجا لانا۔

جو کوئی شخص ارادی اور کینہ ورانہ مقصد کے لئے پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت کے مذہبی جذبات یا اعتقادات کی زبانی یا تحریری الفاظ کے ذریعے تذلیل کرے، یا تذلیل کرنے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا دفعہ کا اطلاق ہو گا۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوم۔

سزا۔ دو سال سزائے قید۔ جرمانہ۔

دفعہ 295 ب قرآن پاک کے نسخہ کی بے حرمتی کرنا

دفعہ ہٰذا کے مطابق جو شخص قرآن پاک کے کسی حصہ یا آیت کی بے ادبی کرے یا غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرے تو وہ مستوجب سزا ہو گا دفعہ ہٰذا کے اطلاق کے لئے ملزم کی نیت ثابت کرنا ضروری ہو گا۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ کورٹ آف سیشن درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ سزائے عمر قید۔

دفعہ 295۔ ج

پیغمبر اسلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ استعمال کرنا۔

اگر کوئی شخص زبانی۔ تحریری یا نقوش کے ذریعہ تہمت۔ اشارے کے ذریعہ بالواسطہ یا بلاواسطہ رسول پاکؐ کی شان میں گستاخی کرے یا ان کے نام کی توہین کرے تو مندرجہ بالا دفعہ کا اطلاق ہو گا۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن۔ جس کا افسر مسلمان ہو۔

سزا۔ موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

دفعہ 298 الف مقدس شخصیات کے بارے میں توہین آمیز الفاظ

اس دفعہ کے تحت رسولؐ کے خاندان ازواج مطہرات و خلفائے راشدین یا صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ تین سال سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت۔

دفعہ 298 ب

مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب، اوقاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

دفعہ ہٰذا کا مقصد قادیانی اور احمدی جماعت کے پیروکار لوگوں کو مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص نام یا القابات کے استعمال سے روکنا ہے چونکہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے لہٰذا اگر کوئی احمدی اپنی عبادت گاہ کو (مسجد

مسلسل صـ6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی کہے تو مندرجہ بالا دفعہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ ناقابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ تین سال سزائے قید اور جرمانہ۔

دفعہ 298۔ج

قادیانی گروپ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تشہیر کرے

قادیانی یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے۔ اپنے مذہب کی تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے تو دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ ناقابل ضمانت ناقابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ تین سال سزائے قید اور جرمانہ۔

دفعہ 302۔ قتل عمد

اگر کوئی شخص اپنے کسی ایسے فعل سے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ ہلاکت ہو سکتی ہے۔ کسی شخص کو جان بوجھ کر جان سے مار دے۔ دفعہ ہذا کا مجرم ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت قابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن۔

سزا۔ بطور قصاص سزائے موت۔

مقدمہ کے حالات اور واقعات کے پیش نظر سزائے موت یا سزائے عمر قید بطور تعزیر دی جائے گی۔

اگر کوئی ثبوت نہ ملے سکے تو کسی ایسی مدت کے لئے سزا دی جائے گی جو پچیس سال تک ہو سکتی ہے جب اسلامی قانون کے تحت قصاص کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔

دفعہ 304۔ قتل عمد مستوجب قصاص کا ثبوت

دفعہ ہذا قانون کی نہایت اہم دفعہ ہے کیونکہ یہ قتل عمد اور ایسے دیگر ضرر جس پر قصاص کا اطلاق ہوتا ہے کے بارے میں ثبوت کے طریقہ کار کی وضاحت کرتی ہے اس دفعہ کے مطابق ثبوت کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

الف۔ ملزم کا اقبال جرم۔ اقبال جرم بلا جبرو اکراہ ہو۔

ب۔ شہادت۔ گواہ کے لئے عاقل۔ بالغ۔ معتبر ہونا ضروری ہے۔

ضابطہ۔ دفعہ 302۔ کے مطابق ضابطہ ہوگا۔

سزا۔ قصاص کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ 307۔ جب قصاص نافذ نہ ہو

اگر مجرم قصاص کے نفاذ سے قبل فوت جائے تو قاتل کے وارثان پر قصاص نافذ نہ ہوگا۔ ثبوت یا گواہ نہ ملنے کی صورت میں بھی مجرم پر قصاص نہ ہوگا۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ پولیس وارنٹ ناقابل ضمانت۔ قابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن۔

سزا۔ مجرم کو دیت کے علاوہ چودہ سال تک سزائے قید دی جائے گی۔

دفعہ 340۔ حبس بے جا

اگر کوئی شخص کسی کی اس طرح مزاحمت بے جا کرے کہ اس شخص کو کسی خاص حدود سے باہر جانے سے روک دے تو کہا جائے گا کہ اس نے مذکورہ شخص کو حبس بے جا میں رکھا ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ سمن۔ قابل ضمانت قابل راضی نامہ۔ مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

سزا۔ عدالت کو اختیار ہے کہ جرم کی نوعیت سے سزا دے۔ حبس بے جا میں رکھنے کی عام طور پر سزا ایک سال سزائے قید یا ایک ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت دی جائیں گی۔

دفعہ 364۔ قتل کرنے کی نیت سے اغوا کرنا

اگر کسی شخص کو اس نیت سے اغوا کیا جائے کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا تو مندرجہ دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

سزا۔ حبس دوام یا چودہ سال سزائے قید اور جرمانہ۔

دفعہ 391۔ ڈکیتی

اگر پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد مل کر کسی واردات کے تحت زبردستی مال چھین کر لے جائیں تو یہ فعل ڈکیتی کہلائے گا۔ اگر واردات میں مال نہ لے جایا گیا ہو تو یہ فعل ڈکیتی نہیں کہلائے گا۔ پانچ ملزموں کی شمولیت ضروری ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ ناقابل ضمانت ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن مجسٹریٹ اول۔ دوم۔

سزا۔ قید سخت کم از کم تین سال زیادہ سے زیادہ دس سال۔ اگر واردات شاہراہ عام پر طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد کی جائے تو قید کی مدت چودہ سال تک ہو سکتی ہے۔

دفعہ 445۔ نقب زنی

کسی جرم کے ارادہ سے گھر کی دیوار میں سوراخ کر کے یا سیڑھی لگا کر یا دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہونا نقب زنی کہلاتا ہے۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ قابل ضمانت قابل راضی نامہ۔ کوئی مجسٹریٹ۔ سرسری سماعت بھی ہو سکتی ہے۔

سزا۔ ایک سال سزائے قید یا جرمانہ۔

دفعہ 465۔ جعل سازی

اگر کسی کو جائیداد سے محروم کرنے یا عوام الناس کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کوئی جھوٹی دستاویز تیار کی جائے تو یہ جعل سازی کہلاتی ہے۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ قابل ضمانت۔ ناقابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن۔ مجسٹریٹ درجہ اول۔ دوئم۔

سزا۔ دو سال قید۔ جرمانہ۔ یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 494۔ شوہر یا زوجہ کی زندگی میں دوسری شادی کرنا

اس دفعہ میں شوہر یا زوجہ کی زندگی میں دوسری شادی کرنے کی سزا بیان ہوئی ہے جو رائج الوقت قانون کی رو سے غیر قانونی ہونی چاہئے استغاثہ کو ملزم کی پہلی شادی کا ثبوت بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ مسلمان عورت اگر شوہر کی موجودگی میں شادی کرلے تو دفعہ کا اطلاق ہوگا۔ تاہم عورت خاوند کے سات سال مفقود الخبر ہونے کی صورت میں عدالت سے ڈگری لے کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ مسلمان مرد ایک وقت میں چار سے زائد بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ خلاف ورزی کرنے پر دفعہ کا اطلاق ہوگا۔

ضابطہ۔ ناقابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ۔ قابل ضمانت۔ قابل راضی نامہ۔ بہ اجازت عدالت۔ مجسٹریٹ اول۔

سزا۔ سات سال سزائے قید اور جرمانہ۔

دفعہ 500۔ ازالہ حیثیت عرفی

اگر کوئی شخص کسی پر الفاظ یا تحریر کے ذریعہ کسی ایسی بات کو مشتہر کرے جو اس کی نیک نامی کو نقصان پہنچائے تو یہ ازالہ حیثیت عرفی ہوگی۔

ضابطہ۔ قابل دست اندازی پولیس۔ وارنٹ قابل ضمانت قابل راضی نامہ۔ عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

سزا۔ قید محض دو سال یا جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت۔

فضا کیسے بنی

ہماری زمین کے بننے کا عمل اربوں سال پر محیط ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ پہلے اس سرزمین پر آکسیجن نہیں پائی جاتی تھی جس کی غیر موجودگی کی وجہ سے کسی قسم کی حیات ممکن نہ تھی۔ لیکن پھر ایسی تبدیلیاں آئیں کہ آکسیجن بھی پیدا ہوگئی اور اب ہماری اردگرد کی فضا گیسوں کا مجموعہ ہے جس میں 78 فیصد نائٹروجن 21 فیصد آکسیجن اور باقی کاربن ڈائی اکسائڈ جیسی گیسیں ہیں۔ جب کرہ ارض نے اپنی موجودہ شکل اختیار کرنی شروع کی تو اس میں سے گیسیں نکل کر اردگرد کی فضا میں پھیل گئیں اور انہوں نے زمین کے گرد ایک شامیانہ تان دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ پودوں نے آکسیجن خارج کرنی شروع کر دی اور اس طرح سے فضا میں گیسوں کا یہ کمبل زمین کے اردگرد لپٹ گیا۔

بقیہ صفحہ 3

ہے جو وسیع دور پر ممتد ہے۔ تاہم اس سے مراد وہ ظاہری قبر نہیں جس میں تدفین عمل میں آتی ہے بلکہ کوئی اور قبر ہے جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ مرنے والا اگر نیک ہے تو جنت کی خوشگوار ہوا کی اور اگر برا ہے تو جہنم کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جس قبر کی بات کر رہے ہیں وہ یہ ظاہری قبر نہیں ہے اور نہ مادی جسم کا قبر کے عذاب سے کوئی تعلق ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اپنے گاؤں کی طرف آ رہی تھی کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے روک لیا۔ اس سے پہلے وہ کئی بسیں اور کاریں لوٹ چکے تھے۔ انہوں نے جلدی سے ایک آدھ چیز یعنی زیور اتار کر قدموں میں نیچے پھینک دیئے۔ لیکن اتنی دیر میں ڈاکو نظر ڈال چکے تھے۔ انہوں نے کہا ہرگز کوئی حرکت نہیں کرنی۔ سارا زیور دے دو۔ وہ سارا زیور ان کا لوٹ کر چل پڑے۔ دیکھئے یہ ترکیب احمدی دماغ کے سوا کسی اور کو آ ہی نہیں سکتی۔ انہوں نے خاوند سے کہا کہ ڈاکوؤں سے تو یہ زیور واپس نہیں مل سکتا۔ صرف ایک ترکیب ہے وہ یہ کہ جو بچا ہوا ہے وہ میں خدا کی راہ میں دے دوں۔ پھر اللہ اس کی واپسی کا انتظام کر دے گا۔ چنانچہ وہ زیور لے کر دوڑی ربوہ میں آئیں۔ اور مجھے کہا کہ اس کو صد سالہ جوبلی میں میری طرف سے لے لیں۔ اس کے سوا رستہ ہی کوئی نہیں کہ میرا زیور واپس ملے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا خط آگیا کہ کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کس طرح ہوا۔ لیکن وہ ڈاکو پکڑے گئے۔ اور ہمارا زیور ان سے نکل آیا۔

(الفضل 15۔ اپریل 1984ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر محمود صاحب مقیم ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ 16- نومبر 1998ء پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام "باسل محمود" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید کا پوتا اور مکرم چوہدری نذر احمد صاحب مرحوم دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے باسل محمود کو صحت و عمر سے نوازے اور سعادت مند خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم انور مسعود احمد صاحب کو مورخہ 3- نومبر 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "حماد ثاقب" تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت حکیم اللہ بخش خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا اور محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور" کا پوتا ہے۔ نیز مکرم میاں ظفر احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سمن آباد لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 29-10-98 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام منوہر چوہدری تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف کوٹ امیر شاہ کی پوتی اور مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت' درازی عمر اور نیک بخت ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم طاہر احمد خان صاحب ابن محمد امین صاحب بزرگوال گجرات حال سپین کو اللہ تعالیٰ نے 8- اگست 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے "اطہر احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم بزرگوال ضلع گجرات کا نواسہ اور میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ (بنیاں- بزرگوال) کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند- باعمر اور خادم دین بنائے۔

مطالعہ کتب خدام

○ ماہ نومبر 98ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتاب آسمانی فیصلہ مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے بار بار یاددہانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

سال نو کے لئے
مالی قربانی کا معیار

○ تحریک جدید کے سال نو کا اعلان امام جماعت الرابع نے مورخہ 98-11-6 کو فرمادیا ہے۔ تحریک جدید کی غیر معمولی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریک جدید کے وعدہ جات غیر معمولی اضافہ کے ساتھ اولین موقعہ پر پیش کریں۔ تحریک جدید کی ذمہ داریوں کا اندازہ آپ اپنے پیارے امام کے اس ارشاد سے بخوبی لگا سکتے ہیں فرمایا۔

"بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے"

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے فکر انگیز ارشادات کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گورنمنٹ جامعہ نصرت
کی سالانہ صنعتی نمائش

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ صنعتی نمائش مورخہ 26- نومبر 1998ء بروز بدھ بوقت 10 بجے صبح منعقد ہو رہی ہے۔ خواتین' بچے اور طالبات قدیم تشریف لا کر طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(پرنسپل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر مکرم عبدالسلام اختر صاحب ایم۔اے مرحوم کا مجموعہ کلام کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اگر کسی کے پاس محترم اختر صاحب کی کوئی نظم' تحریر یا کوئی اور یادداشت ہو تو وہ درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں تا کہ اسے کتاب میں شامل کیا جا سکے۔

امتیاز احمد حامی
کوارٹر نمبر 153 صدر انجمن احمدیہ- ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ عینک

○ مورخہ 98-11-10 کو ایک عینک Ray-Ban بمعہ کور محلہ دارالصدر نصرت گرلز ہائی سکول جاتے ہوئے گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر عمومی ربوہ یا 7/37 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

پرویز محمود 7/37 فیکٹری ایریا ربوہ
فون نمبر 211981

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا محمد اصغر صاحب شفاخانہ رفیق حیات گول بازار ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حکیم مرزا محمد حیات صاحب مرحوم سابق درویش قادیان و مجاہد فرقان فورس مورخہ 25- اکتوبر 1998ء بروز اتوار بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں مورخہ 26- اکتوبر 1998ء بروز سوموار بعد نماز ظہر بیت المہدی گول بازار ربوہ میں ان کا جنازہ محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب صدر محلہ نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر بھی محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے دعا کروائی احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس گہرے صدمے میں خود آکر اندرون ملک و بیرون ملک بذریعہ فیکس' ٹیلی فون اور خطوط ہمدردی کی اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی اول خدام الاحمدیہ پاکستان کا عنوان "قیام صلوۃ" ہے جس کی آخری تاریخ 15- جنوری 99ء ہے۔ خدام زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شامل ہوں اور قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم آغا شمس الحمید صاحب بابت ترکہ مکرمہ جمیلہ صالحہ صاحبہ)

مکرم آغا شمس الحمید صاحب آف "خان بابا" نمبر 1 ناصر آباد- ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ جمیلہ صالحہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں- لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 3/20 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میرے بیٹے آغا یوسف کے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم آغا شمس الحمید صاحب (خاوند)
2- محترمہ یاسمین خواجہ صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ نصرت رحمٰن صاحبہ (بیٹی)
4- محترمہ عنبرین شمس صاحبہ (بیٹی)
5- مکرم آغا طاہر احمد صاحب (بیٹا)
6- مکرم آغا خالد احمد صاحب (بیٹا)
7- محترم آغا طارق منیر صاحب (بیٹا)
8- محترم آغا یحیٰی خان صاحب (بیٹا)
9- محترم آغا یوسف صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چندہ وقف جدید
اور الٰہی قانون

○ "ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے۔ کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون' قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا' اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں۔ اموال میں برکت پڑتی ہے۔ ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 2- جنوری 1998ء)

تمام زعماء کرام و ناظمین اضلاع مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنے ماحول کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ کوئی ایک فرد جماعت بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کو سمیٹنے کی اس دوڑ میں شرکت سے محروم رہ جائے۔ تمام افراد جماعت کو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنا ضروری ہے "خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں" اللہ تعالیٰ سب انصار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ- پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بازیافتہ گھڑی

○ کسی دوست کو چیمہ مارکیٹ کے قریب سے ایک کلائی گھڑی ملی ہے جو انہوں نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادی ہے۔

جس دوست کی یہ گھڑی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ضیاء الحق صاحب ڈھاکہ والے اسلام آباد میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد برائے نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار مریضوں کو علاج معالجہ کی فری سہولت مہیا کرتا ہے۔ اخراجات صدر انجمن احمدیہ اور مخیر احباب کے عطایا جات سے پورے کئے جاتے ہیں نیز ہسپتال میں ڈویلپمنٹ کے بہت سے کام ہیں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ عطایا جات امداد مریضاں / ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں براہ راست ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
18- نومبر- غروب آفتاب 5-10
19- نومبر- طلوع فجر 5-12
19- نومبر- طلوع آفتاب 6-39

عالمی خبریں

جنگ کا خطرہ ٹل گیا

عراق کے خلاف امریکی حملے کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ امریکہ نے عراق کی پیشکش قبول کر لینے کا اعلان کیا تو بغداد کی گلیوں میں عراقی عوام نے جشن منایا۔ فوجی دستوں نے پریڈ کی اور آتش بازی چھوڑی گئی۔ عراق کی طرف سے معائنہ کاروں سے تعاون کے اعلان کے بعد علاقے میں امریکی فوجی قوت میں اضافہ عارضی طور پر روک دیا گیا۔ اسلحہ انسپکٹر بغداد پہنچ رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کے صدر نے کہا کہ یقین ہے کہ عراق اپنے دعوے کے مطابق غیر مشروط تعاون اور اسلحہ کے معائنہ میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔ چین اور عرب رہنماؤں کی طرف سے عراقی فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا۔ کوفی عنان نے خبردار کیا کہ عراق محتاط رہے ہو سکتا ہے کہ آئندہ ڈپلومیسی کے استعمال کا موقع نہ مل سکے۔

عراق میں نئی حکومت چاہتے ہیں

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ بحران عراق نے خود پیدا کیا۔ اب بھی ہم چوکس رہیں گے۔ عراق میں نئی حکومت آنی چاہئے۔ تبدیلی کے لئے کوشاں عراقی اپوزیشن کا ساتھ دیں گے۔ معائنہ انسپکٹروں کو روکنے کا نتیجہ فوجی کارروائی ہوگی۔

امریکی وزیر خارجہ کی ملاقات

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے ملائیشیا کے زیر حراست اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کی بیوی اور بیٹیوں سے ملاقات کی۔ امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات کے لئے عزیزہ انور ابراہیم وقت سے پہلے ہی ہوٹل پہنچ گئی تھیں۔

کابل پر حملہ

احمد شاہ مسعود کی افواج نے کابل پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ قندھار پر بھی راکٹ گرے۔ طالبان نے اعتراف کیا ہے کہ تخار میں کشکا کے مقام پر احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

چیلسی کی جان کو خطرہ

امریکی صدر بل کلنٹن کی بیٹی چیلسی کی جان کو دہشت گردوں کی طرف سے خطرہ ہونے کی وجہ سے ہوسٹل میں اس کے کمرے کو بم پروف بنانے کا حکم دے دیا گیا ہے اس کے علاوہ سیکیورٹی کے افراد کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے۔

امن سمجھوتہ خطرے میں

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان طے پانے والا امن سمجھوتہ خطرے میں ہے۔ دونوں اطراف سے گرما گرم بیانات سے علاقے میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کا انخلاء خطرے میں پڑ گیا ہے۔

حسینہ واجد کو خطرہ

شیخ مجیب الرحمان کے قتل کے ملزموں کو سزائے موت سنائے جانے کے بعد وزیر اعظم حسینہ واجد کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ریڈیو ماسکو کے مطابق بنگلہ دیشی ایجنسیوں نے ایک ایسے منصوبے کا پتہ چلا لیا ہے۔

ملکی خبریں

سندھ اسمبلی کا اجلاس نہ ہو سکا

گورنر سندھ کے حکم پر سندھ اسمبلی کو کراچی پولیس نے گھیرے میں لے لیا اور اسمبلی کی طرف جانے والے تمام راستے کنڈا تار اور پانی والی ٹنکروں سے بند کر دیئے۔ تاہم 51- ارکان اسمبلی رکاوٹیں توڑ کر اسمبلی کے قریب پہنچ گئے۔ اور دو گھنٹے تک دھرنا دیا۔ گورنر سندھ نے حکم جاری کیا تھا کہ 10- نومبر کے وفاقی حکم کے مطابق سپیکر اور ڈپٹی سپیکر اجلاس طلب نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی اجلاس طلب کرتا ہے تو غیر قانونی ہے۔ انتظامیہ اجلاس روک دے۔

سرحد میں گورنر راج نہ کراچی میں فوج

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سرحد میں گورنر راج لگے گا نہ کراچی میں فوج آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ فارن اکاؤنٹس منجمد کرنے کی ذمہ داری قبول ہے۔ شریعت بل سینٹ سے مسترد نہیں ہونا چاہئے۔

شریعت بل

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ شریعت بل پر ریفرنڈم اور کل جماعتی کانفرنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بارے میں تجویز محض افواہ ہے۔

سیاست دانوں کی مداخلت اور دھمکیاں

سپریم کورٹ کے سینئر جج سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ بد قسمتی سے یہ بات ہمارے سیاسی کلچر کا حصہ بن گئی ہے کہ سیاست دان مداخلت کرتے اور کسی بھی ادارے کو دھمکیاں دینے سے نہیں چوکتے۔ یہ ریمارکس انہوں نے ایک کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔ ایک نجی کمپنی کے چیئرمین نے عدالت سے شکایت کی تھی کہ سپیکر سومرو اور ان کا بیٹا دھمکیاں دے رہے ہیں۔

الزامات واپس لیں

ایم کیو ایم کی قیادت نے کہا ہے کہ وزیر اعظم الزامات واپس لے لیں۔ رابطے کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ متحدہ کے خلاف الزامات عائد کرنے میں حکومت نے عجلت سے کام لیا ہے۔

اکثریت کرپٹ ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ خدا گواہ ہے کہ پنجاب بھر کے تھانوں میں اکثریت کرپٹ افسروں کی ہے۔ تھانے جرائم کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ جہاں مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا دیا جاتا ہے۔ چوروں، ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کو تھانوں کے اندر وی آئی پی پروٹوکول دیا جا رہا ہے اور مظلوم افراد کو تھانیدار دھکے دے کر تھانوں سے باہر نکال دیتے ہیں۔

5- سو ملین ڈالر کی قسط

آئی ایم ایف 5 سو ملین ڈالر کی قسط دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ 3- ارب کے قرضے بھی ری شیڈول ہو جائیں گے۔ کل یا پرسوں اعلان کر دیا جائے گا۔

آمریت کا مقابلہ کریں

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صوبے نواز شریف کی طرف سے مسلط کی جانے والی آمریت کا مقابلہ کریں۔ جب سے موجودہ حکمرانوں نے اقتدار سنبھالا ہے نئے نئے بحرانوں کا سامنا ہے۔

فوج کا احتساب کریں

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ فوج کوئی مقدس گائے نہیں کہ اس کے خلاف کوئی بات نہ کی جا سکے۔ فوج کا بھی احتساب ہونا چاہئے۔ میں نے فوج کے خلاف کوئی بات نہیں کی البتہ ان لوگوں کی نشان دہی کی ہے جو فوج کی بدنامی کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبوں کو خود مختاری دی جائے۔ حکمران مزید قرضوں کے عوض پاکستان کو عراق بنانا چاہتے ہیں۔

آٹا اور چینی مہنگی

پاکستان فلور ملز نے آٹے کی قیمت میں اضافہ کا اعلان کیا ہے جس کا اطلاق 18- نومبر سے ہوگا۔ 20 کلو کے تھیلے میں 4 روپے اور 80 کلو کی بوری میں 16 روپے بڑھا دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح لاہور کی تھوک مارکیٹ میں چینی کی 100 کلو کی بوری میں 10 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

افغانستان کی طرز پر اسلام

وزیر اعظم نواز شریف نے مہمند ایجنسی اور باجوڑ میں قبائلی جرگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم افغانستان کی طرز پر اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ موٹر وے کو سنٹرل ایشیا سے ملانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کفر کی حکومت برداشت کر سکتا ہے ظلم کی نہیں۔

بغاوت جنم لے گی

سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر فاروق ستار نے کہا ہے کہ مہاجروں کو دیوار سے لگایا گیا تو بغاوت جنم لے گی۔ کراچی میں اپریشن در اپریشن کے عمل سے مہاجروں میں باغیانہ سوچ پیدا کی جا رہی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں 8 شہری شہید

مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج کی ظالمانہ کارروائیوں سے 8 شہری شہید ہو گئے ہیں۔ کولگام میں بھارتی فورسز نے 2 مکانوں اور 4 گوداموں کو آگ لگا دی۔

واپڈا میں مزید جرنیل

واپڈا کے چیئرمین جنرل ذوالفقار نے واپڈا میں مزید جرنیل مانگے ہیں۔ انہوں نے واپڈا کے بنیادی انتظامی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہر سٹی زون کا سربراہ بریگیڈیئر کو بنایا جائے گا۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں اور
خوشاب کے مشہور تحفے
ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

خالص اور معیاری ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ
☎ : 212352

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515
رہائش 212300

خوبصورت تیار برقعوں اور لیڈیز سوٹوں پر سیل
نئے رنگوں، نئی ورائٹی میں اعلیٰ کوالٹی کے فینسی
ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ، سٹون واش اور ہر موسم کے مطابق نئے رنگوں نئے ڈیزائنوں میں اعلیٰ کوالٹی کے تیار کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کوٹ پتلون، ڈبل بریسٹڈ سوٹ، ٹو پیس سوٹ مردانہ تیار مل سکتے ہیں اور کوٹ پتلون کیلئے کپڑا بھی دستیاب ہے۔ برقعوں اور کوٹ پتلون کی سلائی اور لیڈیز سوٹوں پر کڑھائی بھی کی جاتی ہے
سیل محدود مدت کیلئے ہے۔ بوجہ سیل جمعہ اور اتوار دوکان کھلی رہے گی۔ ☎ : 211365
ایم اشرف ٹیلرز ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ